بر صفحۂ عالم میں ان کا فضل و کمال مثل خورشید درخشان ہے

شاہی زمانہ میں صاحبان اہل سنت جماعت نے ایک استفتا مال قرآن اور متعہ کا

خدمت میں جناب سلطان العلما مجتہد العصر والزمان میں بھیجا تھا جواب
باصواب اوسکا اون جناب نے زیب قلم ہدایت رقم ۱۰۰ تھا
چنانچہ وہ مطبوع ہو کر مطبوع خاص و عام ہوا اوسی جواب شافی



اور استفتا کو شاعر شیرین کلام مداح امام علیہ السلام رشک صد ہزار
جناب گلشن السعد مرزا علی صاحب متخلص بہ ... نے نظماً نظماً نظم
فرمایا یقین ہے کہ مومنین اور شاعر دیکھکر بہت محظوظ ہونگے بار دیگر

حسب الحکم جناب مصنف صاحب دام اقبالہ کی تاریخ ۹ ماہ ... ۱۲۸۴ ... وغیرہ

در مطبع اثنا عشری باہتمام ... طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے بسم اللہ ہے ادا سے بجود | اے قلم سر جھکا برا سے سجود
ابجد معرفت ہے حمد خدا | دین کی منفعت ہے حمد خدا
رب ذو المجد و ذو الجلال ہے وہ | موجد ممکن و محال ہے وہ
شاہد شاہدان قدرت ہے | مسند آرائے بزم وحدت ہے
وہ منزا ہے وہ مبرا ہے | نہ عرض ہے نہ جوہر اوسکا ہے

نعت برگزیدۂ خدا محمد مصطفٰے الف الف تحیۃ والثنا

بعد تزئین صدر محفل حمد | چاہیے نعت میں منزل حمد
عابد حمد رب امجد ہین | کبھی احمد کبھی محمد ہین
حکمران مہ سے تا بہ ماہی ہین | مصدر رحمت الٰہی ہین
سبکے بعد آئے بر تخت آئے | دیر آئے مگر درست آئے

گو کہ ظاہر مین امی آئے ہین	مگر اللہ کے پڑہائے ہین

منقبت امام خفی وجلی حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام

ہین محمد اگر نبی اللہ	تو ہین حضرت علی ولی اللہ
کیا معلیٰ خطاب ہین حیدر	بوالحسن بوتراب ہین حیدر
جرأت ایسی کہ لافتیٰ ہے گواہ	ہمت ایسی کہ ہل اتی ہے گواہ
خسرو تاجِ قلِ کفا ہین علی	شاہد صدر انما ہین علی
شمع بزم رسولِ دین ہین علی	کہ ولیعہد وجانشین ہین علی
پائی بنتِ رسول سی بی بی	حق نے بخشی بتول سی بی بی
دونو فرزند اُس مکرم کے	گوشوارے ہین عرش اعظم کے
سبز پوشون کے تاجدار حسنؑ	چمنِ دین کی ہین بہار حسنؑ
شہ گلگون قبا امام حسینؑ	رہنما مقتدا امام حسینؑ
بیکم وکاست پاک امجد ہین	سب محمد سے تا محمد ہین

مدح وثنائے مجتہدین ومفتی شرع متین حضرت سلطان العلما دام برکاتہ

مجتہد شارع شریعت ہین	ہادئی جادۂ طریقت ہین

روح خلقِ خدا و جانِ جہان — یہ ہین سلطانِ عالمانِ جہان
خاصۂ خالق العباد ہین یہ — درۃ التاجِ اجتہاد ہین یہ
جانشین ہین نبی و حیدر کے — قطب اعظم ہین ہفت کشور کے
ہے مزین درود بجد سے — نام ملتا ہوا محمد سے

ساقی نامہ

ساقیا سرنگون پیالے کر — خم سبو غیر کے حوالے کر
وقت ترکِ شراب آیا ہے — دورۂ انقلاب آیا ہے
نہ وہ محفل نہ کارخانہ ہے — یہی توبہ کا اب زمانہ ہے
دارالاسلام کی پناہ ہوا — میکدہ دین کا تباہ ہوا
دُرد کش برخلاف در آئے — غیر لوگ انجمن مین بھر آئے
ہوئی آباد انجمن برباد — کہ خزان نے کیا چمن برباد
وہ زمانہ گیا یہ اور آیا — محتسب کی طرف کود در آیا
چل رہی ہے ہوا بلا خیز آہ — تنگئ صحبتِ ولاویز آہ

سبب تالیف

یہ زمانہ عجب زمانہ ہے — اور لوگ اور کارخانہ ہے

نکتہ چینون مین سب کو بن آئی — انگریزی ہوئی تو بن آئی
اگلی پچھلی خیال کر بیٹھے — بے طرح قیل و قال کر بیٹھے
چھیڑ علامۂ زمان سے کی — بحث سلطان عالمان سے کی
اس فصاحت نے سکوت کیا — خوب خوبِ محاورات کیا
سیکڑون الجھنین بیانین ہین — ایر پھیر انکے نیز دزبانین ہین
لکھی استفتے دو سوال کیئے — کچھ نہ انجام کے خیال کیئے
پہلے قرآن کی کمی پوچھی — بعد حلت متاع کی پوچھی
قبلہ و کعبہ ہین خزانۂ علم — ہر زمانہ مین ہین دمانۂ علم
بحث مین سر بلند رہتے ہین — کہین کامل بھی بدر رہتی ہین
جوہرِ دینِ حق بیانین ہے — کاٹ تلوار کا زبانین ہے
جنکے کانٹون نے پھول ڈھیر کیئے — ان سوالون کے ایر پھیر کیئے
جنکے مطلب کی بات نے نکلے — ایر پھیر ایر پھیر سے نکلے
جو لکھے فقرے انتخاب لکھے — خوب دندان شکن جواب لکھے
بات کی پیچ مین زک اٹھائی ہے — کیا ہی منہ چڑھکے منہ کی کھائی ہے
یہ سوال و جواب تھے مطبوع — آخرِ کار ہو گئے مطبوع

انکو منگوا کے مین نے نظم کیا — نثر کو پا کے مین نے نظم کیا
کس قدر جلد اے بہار رکھی — مثنوی مین نے یادگار رکھی
مجکو بھی ناز اسپہ کیا کیا ہے — یہ مردف ہے یہ مقفی ہے
آتش افروز بیان ہر کام اسکا — نام ہے شعلہ کلام اسکا
نکتہ بینوں سے التجا یہ ہے — آرزو یہ ہے مدعا یہ ہے
قبح اسمین کوئی اگر پائین — عیب پوشی کو کام فرمائین
اب بیان سوال اول ہے — کچھ ہی مجمل تو کچھ مطول ہے

سوال اول درباب نقصان قرآن ازطرف حضرت علمائے سنت جماعت

شیعونکا حسن اعتقاد ہے کیا — باب قرآن مین اعتماد ہی کیا
جسنے ہر جا رواج پایا ہے — بیکم و کاست یہ ہی آیا ہے
یہ عطائے خدائے اعلیٰ ہی — رائج الوقت ہے منزل ہے
عین ایمان تمسک اسکے تھے — حکم حضرت نبی نے بخشے تھے
سید پاک نے وصیت کی — شہ لولاک نے وصیت کی
یہی مصحف ہے اکبر ثقلین — یہی قرآن ہے مظہر ثقلین

جمع لکھے کے مرتضی نے کیا — حفظ اماماں باخدا نے کیا

شرع کے حکم دینگے جا بالامر — عمل اسپر کرینگے صاحب الامر

اسکا ذکر آئیگا نمازون مین — یہ پڑھا جائیگا نماز و دن مین

حکم برحق اسیکے رائج ہین — اب اسی پر عمل مروج ہین

یہی تنزیل رب اکبر ہے — یہی قرآن پاک و اطہر ہے

یہی حق کی طرف سے نازل ہے — جو خلاف اسکے ہے وہ باطل ہے

یہی تقدیم سے مبرا ہے — دخل تحریف اسمین بیجا ہے

یہی ہے جسمین اشتباہ نہین — کہین بیشی کمی کو راہ نہین

رب ذوالمجد ذوالعلا نے کہا — اسکی تعریف مین خدا نے کہا

اسمین پایا و انہ لکتاب — آیہ آیا و انہ لکتاب علی

یا وہ قرآن ہے اور یہ ہے اور — اوسکے تھے اور طور یہ ہے اور

نور قدرت سے منجلی ہے یہی — کہئے ویسا اگر وہی ہے یہی

اور اگر کہئے تھا وہ قرآن اور — اوسکی شان اور اسکی ہے شان اور

اسمین تھین کتنی آیتین شامل — یہی کامل ہے یا وہ تھا کامل

اور درج اسمین تہا ینا مذکور — یہی سب ہے یا کہ اور تھا مذکور

اسکے مانند وہ نہ تھا یا ہتا — ایسر پھیر اسمین اُسمین کتنا ہتا
کوئی دنیا مین حافظ اُسکا ہے — نقل اُسکی کہین نہین پایا ہے
اور اگر ہے تو اب کہان ہے وہ — کیسے ظاہر ہے یا نہان ہے وہ
ہی وہ غائب تو کب سے غائب ہی — کیا ہوا کس سبب سے غائب ہے
رائج الوقت کیونکر آیا ہے — کس سبب سے رواج پایا ہے
اصل مین تھے مولف اُسکے کون — شیعونکے اعتقاد مین تھے کون
دشمن دین تھے یا موافق تھے — سب وہ مومن تھے یا منافق تھے
تھے وہ مومن تو مومن ایسے نہین — قول فعل اسطرحکے اُنکے نہین
آپ اس امر کے مرید ہون وہ — بانیِ مصحفِ جدید ہون وہ
ایک اسکو کہین منزل ہے — سب مصاحف سے یہ ہی افضل ہے
اور اگر لوگ وہ منافق تھے — مومنون سے وہ کب موافق تھے
اُنکے اقوال پر عمل کرنا — پیروی اُن کی بر محل کرنا
طاعت بے نماز مین پڑہنا — روز اُسکو نماز مین پڑہنا
علم شرع مبین جدا کرنا — اُسی احکام دین جدا کرنا
خود پسندی ہے یا ہی خودبینی — ہین یہ دیندار یا ان کہ بیدینی

چونکہ سائل ہے محض طالب حق	اول ہے جویندہ مطالب حق
محوِ تحقیق بے شمار ہون نہین	ملتمس ہون امیدوار ہون نہین
جلد اسکا اُدھر سے لکھئے جواب	کتب معتبر سے لکھئے جواب

جواب باصواب از شیعیان اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لو سنو ہم سے حال قرآن کا	بر زبان ہے مال قرآن کا
متداول ہے اور رائج ہے	فی زمانہ جو یہ مروّج ہے
بہر حفظ اپنے آگے دھر دِ ایا	اسکو ثانی نے جمع کروایا
جو ابوبکر نے کیا تھا جمع	عہد اول مین جو ہوا تھا جمع
آگ مین مصحف خدا ڈالے	سب وہ عثمان نے جلا ڈالے
کہین رہنے نہ پائی خاکستر	خاک مین سب ملائی خاکستر
ہے چنانچہ حکایت مشکواۃ	زید سے ہی روایت مشکواۃ
دعوے بادلیل خاصہ ہے	زید کے قول کا خلاصہ ہے
بعد جنگِ یمامہ جو رہے	اس لڑائی مین او وطور ہوکے

مل گئے خاک مین سعید افسوس
قاری اکثر ہوے شہید افسوس

مجکو بوبکر نے بلا کے کہا
اسمین مرضی عمر کی پا کے کہا

جمع قرآن کریہ کی تاکید
مجہپہ دونو نے کی بطرز تاکید

آخر الامر جا کے جمع کیا
جابجا سے منگا کے جمع کیا

سورۂ توبہ کا اخیر نہ تھا
کہین ظاہر وہ ستیر نہ تھا

آخر اس حق شناس سے پایا
بوخزیمہ کے پاس سے پایا

ابن ثابت سے جسکی صحت ہے
ولقد جاءکم کی آیت ہے

سورہ توبہ کی جو تھی تکمیل
مین نے کوشش سے اسکی کی تکمیل

اور جو کچھ بہی کیا مین نے
مصحفون مین رقم کیا مین

آیہ آیہ طلب کیا مجہ سے
سب ابوبکر نے لیا مجہ سے

بیکم و کاست تہا انہین کے پاس
زندگی بھر رہا انہین کے پاس

بعد انکے ہوا نصیب عمر
عمر بھر وہ رہا قریب عمر

پھر وہ بنت عمر کے پاس رہا
حفصہ ذی ہنر کے پاس رہا

اور انس جو کہ ابن مالک ہین
اس روایت کی وہ ہی مالک ہین

عہد ثالث جو بکے بعد آیا
جمع عثمان نے بھی کروایا

پھر صحف حفصہ کی منگا بھیجی
لفظ بالفظ اسے اُترواکر
اُسکی ترتیب سے جو فرصت پائی
بعد تالیف اُسے کیا واپس
اپنے قرآن کا ہر اک نسخہ
جابجا بھیجکر یہ حکم دیا
کہ کسی نامصحف مین جو ہو
آگ مین وہ لکھا ہوا ڈالین
دہلوی ہین جو شیخ عبد الحق
نزد حفصہ صحف وہ پائی گئی
اور مشہور یہ روایت ہے
ابن مسعود کو ہوا انکار
اُن کی عثمان نے حقارت کی
نہ کچھ اصحاب کی نہ عزت کچھ
طول تقریر کی نہین جا ہے

اسی اقرار سے منگا بھیجی
بھیجد و منگا مین نقل کرواکر
جمع کروانے سے فراغت پائی
مصحف حفصہ کردیا واپس
دوستونکو دیا ہر اک نسخہ
بس اُدہر اور اُدہر یہ حکم دیا
دفتر علم دین پنہ مین جو ہو
جو سوا اسکے ہو جلا ڈالین
لکھتے ہین اہل حق وہ بالکل حق
بعد واپس وہ سب جلائی گئی
اہل تحقیق کو صداقت میں
ندیا وہ صحف کیا انکار
ضرب وتادیب اور بدعت کی
نہ کیا پاس قدر وحرمت کچھ
یہی اس باب مین خلاصہ ہے

آن خلافت پنہ کی دلسوزی　　تھی یہ اور نہین ایسی دلسوزی

تام روشن کیا دما نے مین　　مصحف پاک کے جلانے مین

سب سے مشہور یہ زیادہ ہے　　لعنت از بام او فتادہ ہے

علما بہی سب اہل سنت کے　　مقتدا بہی سب اہل سنت کے

اسمین تکرار کر نہین سکتے　　عذر و انکار کر نہین سکتے

اور یہ باعث اس سند کا ہی　　فخر رازی نے آپ لکہا ہے

مختصر ہے یہ طول کی تحریر　　ہے نہایت عقول کی تحریر

بہر تعظیم تہی یہ ناچاقی　　کہ جلائے مصاحف باقی

ورقونکا کوئی اگر پرزہ　　گرے اُڑکر زمین پر پرزہ

موجب نقص قدر و حرمت ہو　　باعث ذلت و اہانت ہو

واہ مصحف کے تو جلانے مین　　وجہ تعظیم ہو زمانے مین

اور اُڑکر ادہر اُدہر گرنا　　ہو اہانت زمین پر گرنا

وہ جو مشہور تہے کمال الدین　　اسکے بانی ہوے کمال الدین

شہر اتقان ہے تمہاری کتاب　　علم کی جان ہے تمہاری کتاب

صاحب زیب و زین ہی کی نقل　　اسمین قاضی حسین ہی کی نقل

لیکے قرآن کا جلا دینا — دفتر حق نما جلا دینا

واقعی نیک کام کے ہے خلاف — رتبہ و احترام کے ہے خلاف

اور جو شے خلاف حرمت ہے — وہ اہانت ہے اور خفت ہے

تم سے اب ہم سوال کرتے ہین — کہ وہی سب سوال کرتے ہین

اہلِ سنت کے اعتقاد ہین کیا — اس جاء کے اعتقاد ہین کیا

تھے جو قرآن بیشتر کے لکھے — عہد بوبکر کے عمر کے لکھے

اُس زمانے مین جو ہوا تھا جمع — ابن مسعود نے کیا تہا جمع

جو کہ عثمان نے جلائے تھے — وہ خدا کے تھے یا پرائے تہے

اور اگر کہیے سب منزل تھے — بہرِ اعمال وہی افضل تھے

ایسے ہی ذی شرف جو پائے گئے — پہر وہ قرآن کیون جلائے گئے

اور اُنمین نہین آیتین کتنی — اُتنی ہین تھین کہ اسمین ہین جتنی

فرق محرق مروج اب تبلاؤ — اِسپر پہیر اُنکے اسکے سب تبلاؤ

ہم سے یہ امر پوچھنا کیا تہا — یہ تو لازم تمہین بتانا تھا

طرفہ یہ ماجرا ہے تم تو جلاؤ — اپنی نام آوری سے انکو جلاؤ

ہم سے پوچھو کہ اِسپر پہیر سے کیا — تم بتاؤ کہ اسپر پہیر ہے کیا

جو کہو اختلاف ویسا تھا — لہجۂ قاریان مین جیسا تھا

سبعہ تھے یا عشرہ وہ قاری تھے — کہ قرأت مین کب وہ آری تھے

ویسے تو اختلاف اب بھی ہین — فرق وہ صاف صاف اب بھی ہین

وجہ تھی کیا اُنہین جلا ڈالا — اسکو چھوڑا انہین جلا ڈالا

اس سے معلوم صاف ہوتا ہی — کہ بڑا ایر پھیر پیدا ہے

اب بتاؤ وہ کیا ہوے قرآن — کسجگہ ہین کہان گئے قرآن

کوئی حافظ ہے یا نہین اُنکا — کوئی نسخہ بھی ہے کہین اُنکا

ہین جو موجود تو کہان ہین وہ — ہین کہین اور یا یہان ہین وہ

اُنکو موجود اگر نہ پائین گے — آے کسطرح صادق آئین گے

بے محل بس یہ آیت اب ہوگی — سند انا لہ کی کب ہوگی

شہرت آیۂ ولا یاتیہ — صحت آیۂ ولا یاتیہ

اہل سنت کو کسطرح ہوگی — اس جماعت کو کسطرح ہوگی

یہ جو کہئے کہ سب سے افضل ہے — وہ نہین تھے یہی منزل ہے

عہد شیخین کے مقابل مین — عہد عثمان کے بھی اوائل مین

کون تھا ہوتے تھے عمل کس پر — اُن سبھون نے کیے عمل کیسے

ص
انا لہ لحافظون

صـ۲
لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من
خلفہ تنزیل من
حکیم حمید
سورۂ

آیہ آیہ ادا کیا سب نے — کیا تراوح مین پڑہا سب نے

اُن مصاحف کے تھے مولف کون — کیسے تھے جامع مصاحف کون

دوست تھے یا عدوے باطن تھے — وہ منافق تھے یا کہ مومن تھے

تھے وہ مومن تو تھا خلاف اُن سے — ایسے ظاہر ہون اختلاف اُن کی

سامنے ہر کسیکے جا کے کہین — سنئے قم آ ا کونہا کے کہین

یہی کامل ہے یہی افضل ہے — یہ پئے اہل دین منزل ہے

اور وہ لوگ تھے جو دشمنِ دین — تارک شرع پاک رہزن دین

وہ جو بے ربط ہر نمط ٹھہری — اُنکی تالیف سب غلط ٹھہری

یہ تعجب ہے جب وہ ہاتھ آیا — اُسکو شیخین نے نہ جلو آیا

عہد شیخین مین رہا مقبول — دلِ اصحاب نے کیا مقبول

روز آئین شرع پڑہتے تھے — وہ نماز و نہین اُسکو پڑہتے تھے

تھے جناب رسول کے اصحاب — اور وہ لوگ بہی تو تہی اصحاب

نہین یاد اب حدیث اصحابی — بہولے تم سب حدیث اصحابی

کہئے کیا مصلحت تہی حضرت کی — یہ وصیت جو بہر اُمت کی

چہوڑتا ہون نہین تم مین دو چیزین — بہر طاعت یہ ہین تمکو چیزین

اہل بیت ایک کتاب بزرگ — پیروی انکی ہے ثواب بزرگ
کبھی یہ دو ہم دگر نہونگی جدا — دونون اسوقت تک نہونگے جدا
مجکو پائین نہ حوضِ کوثر پر — جب تلک آملین نہ حوض کوثر پر
ہے مراد اس سے کون سا قرآن — یہ مروج ہے یا وہ تہا قرآن
عہد عثمان مین یہ ہوا رائج — اس زمانے مین تو نہ تھا رائج
وہ مصاحف کہ جو جلائے گئے — جو وہ تنزیلِ حق نہ پائے گئے
دونونکا اتصال باطل ہے — فرق قرآن و آل حاصل ہے
رہگیا شاید اس حدیث مین یہ — کم ہوا شاید اس حدیث مین یہ
فرق ہوگا نہ آل و قرآن مین — تا بہ کوثر زمان عثمان مین
ہے یہ فقرہ شریف لا توجیہ — مگر اسکی کروگے کیا توجیہ
وارِ دنیا سے مونہ کو موڑ چلا — آل و قرآن کو تم مین چھوڑ چلا
مالکی ہین جو ابنِ عبد البر — صاف گو حق گو ابن عبد البر
نکتہ دان کتاب استیعاب — مختصرِ انتخابِ استیعاب
لکھتے ہین جب سبھون نے بیعت کی — کہ ابو بکر کی اطاعت کی
تو علی گھر مین جا کے بیٹھ رہے — ترک بیعت کی آ کے بیٹھ رہے

نفس پر خشیہ عذابیہ سلام آیا ۔ اُن کو بوبکر کا پیام آیا
تم نے کوئی تبرک سیری بینکی ۔ کیا اشارت سمجھ کے نفرت کی
جسے حضرت کراہیت ہنین کی ۔ بہر بیعت کراہیت ہنین کی
بات بیشک وہلین آئی ہے ۔ بلکہ ہم نے قسم جو کھائی ہے
یہ قسم ہے جو نہ اسے پیچھے ۔ اوڑھینگے نہین ردا اپنی
طاعت رب سے نماز کیوقت ۔ اگر اوڑھینگے تو نماز کیوقت
جبکہ ہم جمع نہ کرلین ہم قرآن ۔ جمع جب تک نہ کرلین ہم قرآن
سہی اور یہ حکایت ہے ۔ ابن سیرین سے یہ روایت ہے
مرتضیٰ نے جمع کیا قرآن ۔ کہ منزل رقم کیا قرآن
حق سے جیسا نبی نے پایا تھا ۔ جمع ویسا ہی آیا آیا تھا
پس ہم وہ جب نظر ہاتھ آتا ۔ اس سے علم کیسر ہاتھ آتا
دوسری ہے حکایت اسکو قریب ۔ دوسری ہے روایت اسکے قریب
کہا کیفی عمدہ سی ہے ۔ عبدرزاق کی سندسی ہے
قول معمود اس کتاب مین ہے ۔ یہ بھی مذکور اسی کتاب مین ہے
جب ... اب کہان ہے تباہ ۔ کہ وہ قرآن جب کہان ہے تباہ

یکسان ہوا وہ مکان ہوا غائب
حافظ میں انتخاب کا کوئی ہے
یا نہین ہے جو ہے تو کس جا ہے
ہم سے معتقد تمہارے سوال
کرتے ہین ہم طلب جواب اسکے
یہ جو قرآن ہے مروج اب
وہ مصاحف کہ جو جلائے گئے
سب ہمارے قرین وہ افضل ہین
انکی توہین اور استخفاف
بجا سے اخفا نہین یہ اظہر ہے
کہ جلانا عذاب برزخ ہے
سبعۃ احرف کے اختلاف جو تھے
انکو تین اختلاف پایا تھا
یہ بھی مشکوۃ مین لکھا پایا
باب مین سنئے ہشام سے سنا

کب سے تیری نہان ہوا غائب
عالم اس حجاب کا کوئی ہے
اور شہر دین ہے کہ ابجا ہے
تم سے بھی ہین وہی ہمارے سوال
تمکو لازم ہین اب جواب اسکے
اس زمانے مین لب پہ ملائک ہے
پھر وہ انکے نشان پائے گئے
سب معظم ہین سب منزل ہین
معصیت کا ہے طور استخفاف
ان روایات کے بنا پر ہے
سبب احتراق وہ فرنج ہے
ساتھ حرفون کے فرق مادہ جو تھے
مصحف پاک مین نہین ہے یکجا
خود ہے حضرت عمر نے فرمایا
کہ اس اہل کلام سے پڑھئے

اُس نے سورہ مین اختلاف پڑہا
غضب و غصہ کرکے پھر جاؤن
لیکن اسوقت کچہ نہ کام کیا
تہا ضبط تو سنبہالی ردا
کھینچتا لیگیا نبی کے حضور
عبدے نے آپ سے سنا جیسا
بولے حضرت کہ چھوڑ دے اسکو
بعد اُس سے نبی نے فرمایا
اُس نے سورے کو پھر پڑہا ویسا
سن کے حضرت نے بس یہ فرمایا
میری جانب کو بھی ہوا ارشاد
مین نے بھی جب پڑہا تو فرمایا
مجھکو حیرت ہوئی تو فرمایا
حیرت و وہم و شک سے باہر ہو
یہ نہ شبہ ہے کہ ہو عیان یہ بھی

میرے پڑہنے کے برخلاف پڑہا
کیا عجب تھا کہ اُس سے پھر جاتا
کہ قراءت کو جب تمام کیا
پھر تو اسکے گلے مین ڈال ردا
یہی چاہا کہ نبی کے حضور
ہین اس نے ادا کیا ویسا
یاد رکھ ظلم و جور سے اسکو
پڑہ تو کسطرح تیرے ہاتھ آیا
مین نے پڑہتے ہوئے سنا جیسا
یہ تو سورہ اسی طرح آیا
تو بھی پڑہ مجھسے یہ کیا ارشاد
یہ بھی قرآن مین یونہین آیا
یہ صحف سات حرفون پر آیا
پڑہو جس طور سے میسر ہو
سر ہے مخفی و نہان یہ بھی

حرف وہ نسخہ بیان مین نہین — لیکن شیعہ قاریان مین نہین

حرف ساتون نہین کہین باقی — یہ تو باقی ہین وہ نہین باقی

ابی کعب کی قرأت ہے — ابن عباس کی بھی شرکت ہے

دونون نے خوب ادا کیا آیہ — یون پڑھا ہے متاع کا آیہ

اسپہ اطلاق ہے فما استمتع — بلکہ مصداق ہے فما استمتع

جو تمھاری کبیر ہے تفسیر — سب مین وہ بے نظیر ہے تفسیر

دیکھو مذکور اسمین جو جو ہین — مفسر ابن اثیر بھی تو ہین

نہین ممکن ہے ایسی شہرت سبعہ — سبعہ احرف ہین یہ قرأت سبعہ

تم اگر یہ کہو کہ شاذ یہ ہے — حرف زن اسمین ہو کہ شاذ یہ ہے

شاذ ہے یکقلم الی اجل — ہے قرأت مین کم الی اجل

قابلِ اعتبار یہ کب ہے — نہ غرض اس سے ہے نہ مطلب ہے

ہم کہین گے یہ شاذ بیجا ہے — شاذ تم نے اسے بنایا ہے

کتنے قرآن اب جلا ڈالے — ایک باقی ہے سب جلا ڈالے

ایک کی جب قرأت پائینگے — شاذ تو سب اسے بتائین گے

وہ صحف سب کے سب جو رہ سکتے — پھر وہ تم شاذ اسکو کہہ سکتے

اس قرأت کی اُسی صحت ہے
جو کہ تفسیر پر صداقت ہے

اہلِ بیتِ رسولِ وحی وہی
یعنی آلِ شہ مبین سے وہ ہر

ہے حدیثِ مطہر ثقلین
جو ہے اخبارِ معجز ثقلین

بے خلاف اب مطابق اسکو ہے
یہ سراپا موافق اسکے ہے

ہیں یہ مصحف کے اتصال اسے
کہ جدا … ہے بس محال اُسے

طول دینے مین فائدہ کیا ہے
ہمکو کافی یہی خلاصا ہے

یہ جو قرآن ہے مروجِ خلق
کہ بہر صورت اب ہے رائج خلق

ہے بلاشبہہ واجب التعظیم
یہ منزل ہے ناصب التعظیم

اسکے کم ہونے کا کیا جو سوال
ہم نے اس باب مین دیا جو سوال

سو فریقین سے روایت ہے
اسکے نقصان کی بھی صحت ہے

لیکن اسطرحکا خلل وہ نہین
سببِ مانعِ عمل وہ نہین

کرتے تھے آلِ مصطفےٰ بھی عمل
اسپہ تھا اہلِ بیت کا بھی عمل

رائج الوقت ہے عمل جس پر
ہمکو حکمِ عمل بھی ہے اسپر

علما بعض جو ہمارے ہین
معتقد البعض جو ہمارے ہین

انکو یا المرہ کچھ ہوا انکار
اسکے نقصان کا کیا انکار

گو کچھ انکار انسے حاصل ہے — لیکن اسپر یقین مشکل ہے
پیر دیادہ کوئی نہین آیت — پڑہنے پائے نہین کہین آیت
یہ جو تم پوچھتے ہو اب ہم سے — کہ جواب اسکے ہین طلب ہم سے
کہ اسکو علی نے جمع کیا — تما صہ انیردی نے جمع کیا
کیا سمجہکر بس اب کیا یہ سوال — تم سبہو لے بعید بتا یہ سوال
مصحف شاہ بحر و بر ہوتا — وہی قرآن یہ اگر ہوتا
جو کہ عثمان نے مشقت کی — جمع کروانے مین ریاضت کی
مصحف اس با امید کا بھی لیا — جمع کروا کے زید کا بھی لیا
ایک قرآن سبکو دکھلایا — وہ جو باقی تھے انکو جلوایا
کبھی رونق نہ پاتی یہ محنت — رائیگان ہو نہ جاتی یہ محنت
اور وجہ ثبوت کیا رکھتے — اسکو کس طرح تم روا رکھتے
وہ جو قرآن اک ہوا تھا جمع — مرتضیٰ نے جسے کیا تھا جمع
آیہ آیہ مطابق تنزیل — تھا سراپا موافق تنزیل
عمر بھر شاہ دین کے پاس رہا — وہ تو قرآن انہین کے پاس رہا
ہونکی اولاد مین رہا موجود — پاس اماموں کے سب وہ تھا موجود

پیمبر ختم مرسلانکے ہے پاس | اور اب صاحب الزمانکے ہے پاس
انکے جسدم ظہور ہوینگے | مومنون کو سرور ہوینگے
کہ اسی آن ہویگا ظاہر | وہ بھی قرآن ہویگا ظاہر
اہل سنت بھی اب بیان کرین | اعتقاد اپنے سب بیان کرین
چاہیے ہے انھین شتاب لکھین | ان سوالون کے جواب لکھین

سوال ثانی درباب حلت متعہ از جانب علماء اہلسنت وجماعت

کیا فرماتے مسئلہ لی سے کے | مجتہد عصر کے زمانے کے
مندرج ہین بیان باب متاع | ہے مجھے امتحان باب متاع
متلاشی ہون اسکی صحت کا | متحقق ہون اسکی علت کا
کس نبی نے اسے کیا جاری | کن امامونسے یہ ہوا جاری
ایسی کوئی سند قوی نہ ملی | کتب معتبر سے بھی نہ ملے
شیعون نے اسے کیا جائز | سنیونکے قرین ہے ناجائز
چاہتے ہین حدیث سے اسناد | بلکہ آیات سے سے استناد
آ رمز و سند ہین بتانے کے | آپ ہین مجتہد زمانے کے
دل کے سب وہم دفع ہو جائین | ہمین جو شک ہین رفع ہو جائین

جواب مع اسناد و اثبات حلت متاع از طرف مجتہد عصر دام ارشادکم

جو رسالے کتب ہین مبسوطہ — دیکھیے بھالے کتب ہین مبسوطہ
سندین اُنہین ہین رقم اسکی — کہ دلیلین نہین ہین کم اسکی
یہی بالفعل مختصر ہے سند — اسکی حلت کی معتبر ہے سند
تام اپنا کیا ہے ثانی نے — خود یہ فرما دیا ہے ثانی نے
شہ لولاک کے زمانے مین — سید پاک کے زمانے مین
تھے بلا فصل دو متاع حلال — حکم حق سے تھے جو متاع حلال
کچھ سمجھکر یہ کام کرتا ہون — اب اُنہین مین حرام کرتا ہون
جب متاعِ حج و نسا ہون حلال — اُس زمانے مین برملا ہون حلال
ہو گی اس سے سوا سند کیا اور — تمکو ہم دین بھلا سند کیا اور
تھا نہ بوجہ قول حضرت کا — جو کچھ ارشاد تھا کرامت کا
اسمین تم کسکی بحث زائد ہے — کہ وما ینطق بھی شاہد ہے
ستر دی ہے صحیح جو مشہور — کیون نہ وہ عالمونمین ہو مشہور
اُس سے حاصل یہی روایت ہے — ہمکو تو کیا تمہین بھی حجت ہے

یعنی اک شخص تا اہل شام مین تھا — کہ وہ مشہور خاص و عام مین تھا

جو نہ تھے صحتِ مآلِ متاع — پوچھا ابن عمر سے حالِ متاع

بولے ابن عمر حلال ہے وہ — سنتِ شاہِ باکمال ہے وہ

وہ پکارا یہ کیا کلام کیا — آپ کے باپ نے حرام کیا

بولے وہ یہ تو تو بتا مجھکو — اور کے [illegible] ہے ہر کیا مجھکو

رد کرون مین حبیب داور کی — ترک سنت کرون پیمبر کی

برخلاف اُسکے کیا مین تابع ہون — باپ کے قول کا مین تابع ہون

شک نہین اس دلیل قائم مین — یہ لکھا ہے صحیح مسلم مین

کہتے ہین جابر ابن عبداللہ — کرتے ہین ظاہر ابنِ عبداللہ

عہد شاہنشہ رسالت تک — کئے ہم نے متاع مدت تک

یا عوض ایک مشت خرمے کے — یا عوض ایک مشت آٹے کے

اسمین رخنہ نہ مدتون آیا — ترک سب سے عمر نے کروایا

تھے جو عمرو بن حریث اصحاب — دو نو تھے ماہر حدیث اصحاب

اُن سے اسی باب مین روایت ہے — کیا قوی تر دلیلِ رحلت ہے

سب سے پہلے استمتاع کرتے تھے — کہ صحابہ متاع کرتے تھے

دورۂ سید رسالت تک
عہد بو بکر و عہد حضرت تک

اسکی حلّت رہی اوائل تک
عہد ثانی کے بھی اوائل تک

منع کرنیکے قبل جاری تہا
عام حکم رسول باری تہا

جو ہمارا جواب شافی ہے
اہل انصاف کو وہ کافی ہے

چھیڑ کر گفتگو بڑہاتا ہے
بحث کا کچھ نہین ٹھکانا ہے

خاتمہ بالخیر

بعد لکھنے جواب استفتا
شرح علم کتاب استفتا

بعض مضمون کا سوا لکھنا
کہ بجز اب یہ خاتمہ لکھنا

یہ مناسب ہمین ہوا معلوم
بلکہ واجب ہمین ہوا معلوم

خلفا کی جو ہے عیان تاریخ
معتبر وہ نہین کہان تاریخ

اولیات اُسمین ہی جو فصل عمر
اُس سے ثابت ہی بس یہ اصل عمر

نتہے اور وفسے کم جلال الدین
کر گئے ہین رقم جلال الدین

ہے یہ مضمون باخبر پہلا
سب ہین وہ شخص ہی عمر پہلا

جس نے ماہ صیام کے مابین
مجمع خاص و عام کے مابین

الکنیا واقعہ وقوع کیا
کہ تراویح کو شروع کیا

اُس سے پہلے نہ تھا متاع حرام — اُس نے آخر کیا متاع حرام
عہد بوبکر تک گمان نہ تھا — کہ تراویح کا نشان نہ تھا
بلکہ سب مین متاع تھا جاری — آخرِ عہد تک رہا جاری
تا بعہدِ شہ انام اگر — اسکو کرتے نہ خاص و عام اگر
پہلے بانی نہ ہم ٹھہرتے عمر — کہ سمجھکر حرام کرتے عمر
یہ سخن پیروی مین نامی ہین — اسکی ملت کے خود حرامی ہین
اکثرِ اصحاب مثل جابر کے — سب تھے پیرو ثواب ظاہر کے
قدم اس راستے مین دہرتے تھے — سب کے سب وہ متاع کرتے تھے
اور اگر یہ کہو کہ تھے معذور — اس جہت سے وہ سب ہوئے معذور
خبرِ نسخ سے تھے ناواقف — انھین سے کوئی بہی نہ تھا واقف
ہم کہین گے خبر ہمین بہی نہین — ناسخ اسکا ثبوت کوئی نہین
بعض عالم بہی اہلِ سنت کے — بعض کامل بہی اس جماعت کے
بہر اثبات علی جو کہتے ہین — مطلب اس آیہ کا جو کہتے ہین
اسکو پایا متاع کا ناسخ — ہے یہ آیا متاع کا ناسخ
اولاً ہمکو یہ ہی حجت ہے — متمتع بہا جو عورت ہے

[illegible]

کہ باظہار صاحب کشاف
ہے بلاشک مقابل ازواج
تو یہ آیہ ہوئیگا ناسخ
ثانیاً یہ ہے جو یہ آیت ہے
ہے یہ محکم دلیل صحت کی
یہ ہوا کس دلیل سے ناسخ
یہ جو آیا لکھا فما استمتع
یہ بیانِ متاع مین جو نہین
جو کہ منسوخ ہوگیا آیہ
یہ جو پوچھا یہ کس سوال سی ہے
لو سنو ہم سے تم جواب یہ ہے
کہ حلال اسکو مصطفٰے نے کیا
تھی اجازت شفیع محشر کی
ہے تمہاری صحاح ستہ مین
اسکی صحت صحاح سے ہے ثبوت

کہ باخبار صاحب کشاف
ہے وہ ممتوعہ داخلِ ازواج
ہے بنے گا متاع کا ناسخ
نسخ کی اسکی تمکو صحت ہے
کوئی آیت ہے اسکی حلت کی
پھر منسوخ چاہیئے ناسخ
ہے خدا کی عطا فما استمتع
آئے گا بھی یقین تمکو نہین
تم بتاؤ وہ کیا ہوا آیہ
کس امام ذوی العقول سے ہے
ردِ سائل کو انتخاب یہ ہے
حکم سلطانِ انبیا نے کیا
اور احادیث اون پیمبر کی
سب نے دیکھی صحاح ستہ مین
اسکی حلت صحاح سے ہے ثبوت

که پیمبر تو ہین ہمارے ایک | وہ نبی ہین خدا کے پیارے ایک
تم نے ہم سے جو یہ سوال کیا | کس نبی نے اسے حلال کیا
تم نے اظہار یہ کیا جیسا | کوئی تم مین سے پوچھے اب ویسا
کس طرح مسئلہ یہ ہاتھ آیا | تم کہو کس خدا نے فرمایا
ترک حکم شہ انام کیا | جن [illegible] نے اسے حرام کیا
کہیے وہ کون سے پیمبر تھے | ناسخ شرع پاک سرور تھے
یہ خلیفہ کے احترام نہین | یہ کبھی رتبہ امام نہین
کہ وہ حکم نبی کو نسخ کرین | اُن کی شرع قوی کو نسخ کرین
ہان اگر اُنکو وحی آئی تھی | یا موافق کتاب پائی تھی
اس سبب سی نبی کی ہمسر تھے | وہ خلیفہ نہ تھے پیمبر تھے
اسکو منسوخ اگر نبی کرتے | کبھی جائز نہ مالکی کرتے
فائدہ کیا ہے بحث زائد سے | ہے سند شارح مقاصد سے
یوسف واسطی و قاضی خان | وجہ رکھتے ہین اس سند کی خان
شارح مختصر وقایہ بھی | واضع مختصر وقایع بھی
کہ فتاوا ہدایہ کے مالک | دونون اس مرحلی کی ہین سالک

جو خزانہ روایتون کا ہے | اُسکے موجد نے بھی یہ لکھا ہے

صاحبانِ حدائق وتبیان | ناصبانِ حدائق وتبیان

صاحبِ جامعِ رموز جو تھے | ناصبِ جامعِ رموز جو تھے

اپنی تصنیف مین ہین سب مصرح | اپنی تالیف مین ہین سب مصرح

خود ہی نزدیک امام مالک کے | آگے اُس سالکِ مسالک کے

ہوئی صحت متاع کی ثابت | ہوئی حِلّت متاع کی ثابت

اور بعضون کے قول یہ جو ہین | یعنی اس باب مین نہ شک اُنکو ہین

کیا لکھا صاحبِ ہدایہ نے | کی خطا صاحبِ ہدایہ نے

نقل مذہب امام مالک مین | ملتِ انتظامِ مالک مین

نہین معلوم ہے یہ کنکی خطا | ہے یہ اُنکی خطا کہ اِنکی خطا

ظاہرا اُنکی تو خطا نہین کچھ | غیر شرع نبی لکھا نہین کچھ

ہے جو اشہر بداؤنی تاریخ | اسکی شاہد ہے بس وہی تاریخ

عبدِ قادر نے یہ بتا یہ لکھا | حال قاضی حسین کا لکھا

قاضیِ سالکی نے شہرت دی | یعنی اکبر کو بھی اجازت دی

سنکے اُنسے کئے متاع بہت | بادشاہ نے کئے متاع بہت

دیکھ لو سب کچھ اسمین لکھا ہے ۔۔۔ منصفو منصفی کی یہ جا ہے

قطعہ تاریخ

جبکہ اس نظم سے ہوئی فرصت ۔۔۔ حق تعالےٰ نے مجھکو دی فرصت

سال اتمام کو شروع کیا ۔۔۔ اپنے دل کو ادہر رجوع کیا

غلطی سے بری حدیثین ہین ۔۔۔ مثنوی مین سنہرلی حدیثین ہین

مادہ بھی نفیس ہاتھ آیا ۔۔۔ خوب مصرع سلیس ہاتھ آیا

دین کے عالمونکی عظمت پائے
مثنوی معید ہدایت پائے ۱۲۷۳

قطعہ تاریخ ریختہ خامہ ہدایت شمامہ جناب فضیلت مآب پیش نماز مولانا سید حسین صاحب اُستاد شاہزادہ والا تبار میرزا اسلیمان قدر بہادر

نظم مرزا علی بہار ہیہے ۔۔۔ خوب رد و قدح درست کیے

مصرعہ سال ختم ہے تحریر
حق سے ہے کیا مثنوی یہ چُست کہی

۱۲۷۳

جو خزانہ رواتیون کا ہے — اُسکے موجد نے بھی یہ لکھا ہے
صاحبانِ صدائق وتبیان — صاحبانِ حدائق وتبیان
صاحبِ جامعِ رموز جو تھے — صاحبِ جامعِ رموز جو تھے
اپنی تصنیف مین ہین سب مصرح — اپنی تالیف مین ہین سب مصرح
خو وہی نزدیک امام مالک کے — آگے اُس سالکِ مسالک کے
ہوئی صحت متاع کی ثابت — ہوئی حِلّت متاع کی ثابت
اور بعضون کے قول یہ جو ہین — یعنی اس باب مین نشک اُنکو ہین
کیا لکھا صاحبِ ہدایہ نے — کی خطا صاحبِ ہدایہ نے
نقل مذہب امام مالک مین — ملتِ انتظامِ مالک مین
نہین معلوم ہے یہ کنکی خطا — ہے یہ اُنکی خطا کہ اِنکی خطا
ظاہرا اُنکی تو خطا نہین کچھ — غیرِ شرع نبی لکھا نہین کچھ
ہے جو اشہر بدائونی تاریخ — اسکی شاہد ہے بس وہی تاریخ
عبدِ قادر نے یہ پتا یہ لکھا — حال قاضی حسین کا لکھا
قاضیِ سالکی نے شہرت دی — یعنی اکبر کو بھی اجازت دی
جسکے اُنسے کئے متاع بہت — بادشاہ نے کئے متاع بہت

دیکھو لو سب کچھ اسمین لکھا ہی		منصفو منصفی کی یہ جا ہے

قطعہ تاریخ

جبکہ اس نظم سے ہوئی فرصت		حق تعالے نے مجھکو دی فرصت
سال اتمام کو شروع کیا		اپنے دل کو ادہر رجوع کیا
غلطی سے بری صحیح تھین ہین		مثنوی مین اری صحیح تھین ہین
مادہ بھی نفیس ہاتھ آیا		خوب مصرع سلیس ہاتھ آیا

دین کے عالمونکی عظمت پائے
مثنوی مقعد ہدایت پائے
۱۲۷۳

قطعہ تاریخ ریختہ خامہ ہدایت شمامہ جناب فضیلت مآب پیش نماز مولانا سید حسین صاحب استاد شاہزادہ والا تبار میرزا سلیمان قدر بہادر

نظم مرزا علی بہار ہے		خوب رد و قدح درست کیے

مصرعہ سال ختم ہے تحریر
حق ہے کیا مثنوی یہ چست کہی
۱۲۷۳